اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ بیرون ہند سالانہ

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ
الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

جلد ۲۷ | مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۸ اپریل ۱۹۳۹ء | نمبر ۸۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶۔ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج دن بعد اسہال کے باعث ناساز رہی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دُعا فرمائیں۔

سیدہ ام ناصر حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد پر اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے صاحبزادہ مرزا منور احمد سلمہ اللہ تعالےٰ کی صحت اور سیکنڈ ایر میڈیکل کالج کے امتحان میں کامیابی کے لئے دُعا کی جائے۔

میاں نظام الدین صاحب ٹیلر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرانے صحابہ میں سے ہیں۔ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرد میں جلالی اور جمالی دونوں رنگ ہونے چاہئیں

"انسان کو چاہیئے۔ کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جما دے۔ کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین اور شریعت کے خلاف ہو کبھی پسند نہیں کر سکتا۔ اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں۔ کہ اس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کر سکتا۔ خاوند عورت کے لئے اللہ تعالےٰ کا مظہر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا۔ تو عورت کو حکم دیتا۔ کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ پس مرد میں جلالی اور جمالی دونوں رنگ موجود ہونے چاہئیں۔ اگر خاوند عورت کو کہے۔ کہ تو اینٹوں کا ڈھیر ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھدے۔ تو اس کا حق نہیں ہے۔ کہ اعتراض کرے" (الحکم ۲۴ دسمبر ۱۹۰۰ء)

دعاؤں کے علاوہ زبان و قلم سے بھی تائید دین کرو

"اگرچہ فیصلہ دعاؤں ہی سے ہونے والا ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ دلائل کو چھوڑ دیا جائے۔ نہیں دلائل کا سلسلہ بھی برابر رکھنا چاہیئے۔ نبیوں کو خدا تعالےٰ نے اسی لئے اولو الایدی والابصار کہا ہے۔ کیونکہ وہ ہاتھوں سے کام لیتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رکیں۔ اس سے ثواب ہوتا ہے۔ جہاں تک بیان اور لسان سے کام لے سکو۔ کام لے جاؤ۔ اور جو جو باتیں تائید دین کے لئے سمجھ میں آتی جائیں۔ انہیں پیش کئے جاؤ۔ وہ کسی نہ کسی کو فائدہ پہنچا جائیں گی" (الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۱ء)

ترقی درجات کا ذریعہ

"بغیر مصیبتوں اور دکھوں کے انسان ترقی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ تمام انبیاء و اولیاء اور صلحاء نے پہلے بڑے بڑے دکھ دیکھے۔ اور تکلیفیں اٹھائیں۔ پھر ترقیات حاصل کیں۔ حضرت ابراہیمؑ آگ میں ڈالے گئے۔ حضرت اسمٰعیلؑ بھوکے پیاسے تنہا جنگل میں ڈالے گئے۔ حضرت موسٰےؑ بہت مدت تک تکلیفیں اٹھاتے رہے۔ پھر ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وطن سے بے وطن ہوئے۔ اور صحابہؓ نے کفار کے ہاتھوں سے طرح طرح کی تکلیفیں۔ اور پھر حضرت امام حسینؓ گھنٹہ دو گھنٹہ کے عرصہ میں اپنے ستر قریبیوں اور رشتہ داروں کی موت دیکھ کر شہید ہوئے۔ پس یہ سنت اللہ ہے۔ کہ انسان پہلے تکالیف اٹھائے۔ اور سختیاں برداشت کرے۔ تو پھر اُسے درجات ملتے ہیں۔ اور وہ ترقی کرتا ہے" (رسالہ تشحیذ الاذہان اکتوبر ۱۹۰۸ء)

جماعت میں ہر قسم کے کام کرنے والے ہونے چاہئیں

"یہی اللہ تعالےٰ کا قانونِ قدرت ہے کہ بعض لوگ ایسے ہونے چاہئیں۔ جو تجارت۔ زراعت یا ملازمت کریں۔ اور ایسے بھی ہونے چاہئیں۔ جو دین کی تبلیغ کرنے والے ہوں۔ تاکہ قوم آئندہ ٹھوکروں سے بچ جائے" (الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

بحیرہ روم اور یورپین حکومتیں

چونکہ یورپ کی سیاسیات میں بحیرہ روم کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے اس میں مختلف ممالک کے اقتدار اور اثر کی تفصیل قارئین کی دلچسپی کا موجب ہوگی۔ اس کے مغرب میں جبرالٹر یا جبل الطارق ہے۔ جو سپین کی جنوبی بندرگاہ اور نہایت اہم مقام ہے۔ یہ بندرگاہ دراصل ایک تنگ آبنائے کے کنارے واقع ہے۔ جو بحر اوقیانوس کو بحیرہ روم سے ملاتی ہے۔ ولید ابن عبد الملک کے عہد میں اسے طارق بن زیاد ایک مسلمان جرنیل نے فتح کیا تھا۔ یہ مقام انگریزوں کے ماتحت ہے۔ مگر اس سے صرف اٹھائیس میل کے فاصلہ پر ایک اور بندرگاہ سیوٹا ہے۔ جو سپین کے قبضہ میں ہے۔ علاوہ ازیں جبرالٹر کے یورپین اور افریقن گوشوں پر جنرل فرینکو قابض ہو چکا ہے۔ جسے مسولینی اور ہٹلر کا پروردہ کہنا چاہیئے۔ اور اس لحاظ سے یہ جگہ اب ایسی محفوظ نہیں۔ جیسی پہلے تھی۔ اس کے علاوہ بحیرہ روم میں بہت سے جزائر ہیں۔ جن میں سے تین نہایت اہم اور جزائر بلیارک کہلاتے ہیں۔ یہ ساحل ہسپانیہ کے قریب اور آج کل اٹلی کے قبضہ میں ہیں۔ اور اس وجہ سے فرانس اور برطانوی جہازوں کے لئے جبرالٹر۔ پورٹ سعید۔ الجزائر اور فرانس آنا جانا خطرناک ہے۔ ان سے آگے ایک جزیرہ کارسیکا۔ اٹلی کے ساحل کے قریب ہے۔ جو فرانس کے قبضہ میں ہے۔ اور اس سے آگے سارڈینیا اٹلی کے قبضہ میں ہے۔ اس سے آگے سسلی ہے جو اٹلی کا ہے۔ پھر سسلی اور ٹیونس کے درمیان میں جزیرہ پنٹی لیریا ہے۔ اور وہ بھی اٹلی کے ماتحت ہے۔ اور اطالوی حکومت کا بہت بڑا ہوائی مرکز ہے۔ پنٹی لیریا سے تھوڑے فاصلہ پر مالٹا ہے۔ جو انگریزوں کے ماتحت ہے۔ اور اگر جبرالٹر پر حملہ ہو۔ تو یہی وہ قریب ترین جگہ ہے۔ جہاں سے اسے مدد پہنچائی جا سکتی ہے ورنہ انگلستان تو بہت دور ہے۔ اس کے علاوہ بحیرہ ایڈریاٹک تو البانیہ کی تسخیر کے بعد کلیتہً اٹلی کے اقتدار میں آ چکا ہے۔ اور اس طرح بحیرہ روم اور بحیرہ ایڈریاٹک میں اس وقت سب سے زیادہ طاقت اٹلی کی ہے۔ اور وہ جب چاہے۔ یونان۔ ٹرکی اور مصر کے لئے خطرہ ثابت ہو سکتا ہے۔ البانیہ کے ساتھ ایک اور چھوٹی سی حکومت یوگوسلاویہ ہے جس کا تمام کا تمام ساحل بحیرہ ایڈریاٹک پر ہے۔ اور اس وجہ سے تسخیر البانیہ کے بعد وہ گویا بالکل اٹلی کے رحم پر ہے۔ وہ سمندر کی طرف سے محصور ہو چکا ہے۔ اور خشکی کی طرف سے وہ پہلے ہی جرمنی و اٹلی کے نرغہ میں ہے۔ اور اس لئے اٹلی یا جرمنی جب چاہیں۔ اس غریب کی گردن مروڑ سکتے ہیں۔ اور اس کی بدبختی کے لئے وہاں دو اقوام کروٹ اور سلاف آباد ہیں۔ جن میں کشمکش پیدا کر کے اس کے غصب کے لئے وجہ جواز بھی پیدا کی جا سکتی ہے۔

انگلستان کی فوجی تیاریاں

لنڈن سے ۱۵ اپریل کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ انگلستان میں فوجی تیاری کے سلسلہ میں ایک شاہی اعلان کیا گیا ہے۔ جو افواج اپنی خدمات کا پہلا دور ختم کر چکی ہیں۔ انہیں عام قواعد کے مطابق اب فارغ نہیں کر دیا جائیگا۔ بلکہ بدستور مسلح رکھا جائیگا۔ اعلان میں لکھا ہے۔ کہ یورپ کی نازک صورت حالات اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ تربیت یافتہ فوج کی بھاری تعداد ہر وقت تیار رکھی جائے۔ اور سرحدات کی پوری حفاظت کی جائے۔ اس ہفتہ کے اختتام تک جبرالٹر کی بندرگاہ کے دونو جانب توپیں نصب کر دی جائینگی نیز سپین کو جانیوالی سڑک پر سد راہ تعمیر کرنے کا کام جاری کر دیا گیا ہے۔

چین کی برطانوی بندرگاہ ہانگ کانگ کی حفاظت کے سلسلہ میں بھی کئی ہنگامی قوانین شائع کئے گئے ہیں۔ گورنر کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ چاہے۔ تو بحری والنٹیروں کی خدمات سلطنت برطانیہ کی بحری فوج کے حوالے کر سکتا ہے۔ نیز وہ جس غیر ملکی کو چاہے۔ بغیر مقدمہ چلائے گرفتار کر کے نظر بند کر سکتا ہے۔ برٹش ایسٹ افریقہ کے گورنر نے کینیا کونسل کو مطلع کیا ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں اس نو آبادی کو فوجی امداد مہیا کرنے کی ایک مفصل سکیم مرتب کر لی گئی ہے۔ جس کے لئے زیادہ تر ایشیائی ملازمین رکھے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں بعض قانونی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے کونسل میں ایک بل پیش کیا جا رہا ہے۔

برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کا بیان

۱۳ اپریل کو برطانوی پارلیمنٹ کا اجلاس خصوصی اس لئے منعقد ہوا۔ تا البانیہ پر اٹلی کے حملہ سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کیا جائے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اطالوی بیان تو یہ ہے۔ کہ اس حملہ کی وجہ یہ تھی۔ کہ البانیہ کی حکومت کی بدعنوانیاں اطالوی شہریوں کے متعلق بہت بڑھ چکی تھیں۔ اور وہاں ان کا جان و مال غیر محفوظ تھا۔ نیز البانوی لیڈروں نے اس کو حملہ کی دعوت دی تھی۔ لیکن البانوی سفیر کا بیان ہے کہ اس حملہ کی وجہ یہ ہے کہ البانیہ نے اٹلی کے الٹی میٹم کو نامنظور کر دیا تھا۔ البانیہ نے حکومت برطانیہ سے پُر زور اپیل کی تھی۔ کہ اس آزاد قوم کی آزادی کو محفوظ رکھنے میں مدد کی جائے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اٹلی کے اس اقدام سے عالمگیر ہیجان و اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ اور کمزور اقوام طاقتور حکومتوں سے خطرہ محسوس کرنے لگی ہیں۔ اٹلی اور برطانیہ کے مابین گذشتہ سال جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس کی ایک شرط یہ بھی تھی۔ کہ بحیرہ روم کی موجودہ صورت کو برقرار رکھا جائیگا لیکن اب اٹلی نے جو کچھ کیا۔ اس معاہدہ کی سپرٹ کے قطعاً منافی ہے۔ اور برطانوی سفیر نے ہماری حکومت کے یہ جذبات حکومت اٹلی کو پہنچا دیئے ہیں۔ نیز حکومت برطانیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر یونان یا رومانیہ کو اپنی مدافعت کے لئے جنگ کرنا پڑی۔ تو وہ ان کی امداد کریگی۔ اور اس فیصلہ سے تمام متعلقہ حکومتوں کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ حکومت اٹلی نے یقین دلایا تھا۔ کہ سپین سے اطالوی فوجیں واپس بلالی جائینگی۔ مگر ابھی تک یہ وعدہ پورا نہیں کیا گیا۔ برطانوی حکومت یورپ کے موجودہ حالات کے متعلق ہر ضروری معاملہ پر حکومت روس کے ساتھ مشورہ کرتی ہے۔ اور وہ کسی قوم کے خلاف کینہ یا بغض کے جذبہ کے بغیر یہ کوشش کر رہی ہے۔ کہ امن پسند طاقتیں باہم متحد ہو سکیں۔ اور اس لئے ہمیں ہر معاملہ میں نہ صرف اس بات کا خیال رکھنا پڑتا ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ بلکہ اس کا بھی کہ دوسرے کیا چاہتے ہیں۔

پولینڈ کو ہٹلر کا الٹی میٹم

بحیرہ روم کے مشرقی حصہ یعنی البانیہ پر مسولینی کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اور اس کی دوسری جانب پولینڈ کو ہٹلر نے اپنی شرائط بھیجدی ہیں۔ جنہیں وہ منظور کر کے جرمنی کی حمایت حاصل کر سکتا ہے۔ یہ شرائط گویا ایک قسم کا الٹی میٹم ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ان شرائط کو تسلیم نہ کیا گیا۔ تو ہٹلر فوج کشی کر دیگا۔ ان مطالبات میں سے تین سب سے زیادہ اہم ہیں۔ ایک یہ کہ پولینڈ جرمنی کو اجازت دے۔ کہ اس کے علاقہ میں سے ساحل سمندر تک ایک سڑک تعمیر کر سکے۔ دوسرا یہ کہ بالائی سلیشیا کے جن علاقوں میں جرمنی زبان بولی جاتی ہے۔ ان کو جرمنی کے حوالہ کر دے اور تیسرے یہ کہ ڈنزگ کے مسئلہ کا حل اس کی خواہش کے مطابق کر دے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ سب شرائط ایسی ہیں۔ کہ امید نہیں پولینڈ انہیں تسلیم کرے اور اگر وہ تسلیم کر بھی لے تو بھی اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ اس سے جرمنی کی جارحانہ کارروائیوں کا سلسلہ آئندہ بند ہو جائیگا۔ اس لئے قریباً یہ امر یقینی ہے کہ ہٹلر پولینڈ پر چڑھائی کر دیگا برطانیہ اور فرانس نے اس کی امداد کا وعدہ تو کیا ہے۔ لیکن اس وعدہ کے ایفاء کا بہت کم یقین کیا جاتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ یہ بھی قابل غور بات ہے۔ کہ پولینڈ اس قدر دور ہے کہ اگر یہ دونو ممالک اس کی امداد کرنا چاہیں۔ تو کوئی مؤثر امداد نہیں کر سکیں گے۔ اور عین ممکن ہے کہ اس تریاق کے پہنچنے سے قبل نازیت کا زہر پولینڈ کے رگ و ریشہ میں سرایت کر کے

بہی خواہان الفضل کی خدمت میں گذارش

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی زبان مبارک سے الفضل کو زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کے متعلق جو ہدایات فرمائی تھیں۔ عملہ الفضل ان پر عمل کرنے میں کوشاں ہے۔ اس کے مقابل میں الفضل کے قدردان اصحاب پر بھی اس کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنے کا فرض عاید ہوتا ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ بعض دوستوں نے اس فرض کو کما حقہٗ ادا کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے خریدار بہم پہنچائے ہیں۔ وہ دوست ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ امید ہے۔ دوسرے احباب بھی اپنے اپنے حلقہ میں الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کریں گے۔ احباب کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ جوں جوں الفضل کی اشاعت میں ترقی ہوگی اسے زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور ہر پہلو سے مفید بنانے کے ذرائع بھی وسیع ہوتے جائیں گے اور وہ محسوس کریں گے۔ کہ ان کی تھوڑی سی سعی اخبار کی ظاہری و معنوی ترقی کے لئے کس قدر ممد ثابت ہوئی ہے۔ جو دوست الفضل کی خریداری کے لئے دوسروں کو تحریک فرمائیں گے۔ وہ ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہوں گے۔ ہم نے الفضل کے خطبہ نمبر کی قیمت اسرعت اڑھائی روپیہ کر دی ہے۔ لہٰذا جو احباب روزانہ الفضل نہیں خرید سکتے۔ انہیں ... خطبہ نمبر خریدنے میں اب کوئی عذر نہ ہوگا۔ پس ایسے احباب کو خطبہ نمبر کی خریداری کے لئے تحریک فرمانی چاہئے۔ خریدار مہیا کرنے والے احباب کے اسمائے گرامی شکریہ کے ساتھ درج اخبار کئے جائیں گے۔ خاکسار مینیجر الفضل

بعدالت جناب خواجہ حبیب علی صاحب افسر مال بہادر اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ اول ضلع گوجرانوالہ

سنت رام ولد سردار سنگھ کھتری ساکن چک بہلول تحصیل گوجرانوالہ بنام محمد بخش۔ سبہنا۔ پسران حسن۔ رحماں ولد کیرا کمہار۔ شہزادہ پسران کمعن کرم داد۔ رحماں۔ فتح دین پسران امام بخش۔ رحماں۔ شیرا رحماں پسران مہر داد نابالغان بولایت مسماۃ مراد بی بی والدہ حقیقی نابالغان۔ غلام۔ دریام۔ سردار پسران کمعن۔ کرم داد ولد تانک خوشی بالغ۔ بشیرا نابالغ پسران محمد دین بولایت خوشی برادر حقیقی شیرا نابالغ۔ اقوام جٹ وہوبتر بیلی رام جوتی رام۔ بر بھگوان پسران میاداس۔ مسماۃ لاجونتی بیوہ سردار ہی لال۔ مسماۃ کیلرا دیوی والدہ اموکرام۔ مسماۃ مالاں بیوہ سوہنا مل وجمنا دیوی بیوہ اروڑا مل۔ نندلال ولد رلدو رام۔ جیون رام ولد مولراج قوم کھتری بکمیر سنگھ ولد لچھمن داس ترکھان۔ مام گڑھیا سکنائے چک بہلول تحصیل گوجرانوالہ مدعا علیہم۔

درخواست اطلاع دادہ بیع اراضی موروثہ بعوض مبلغ زیر دفعہ ۸۳ ایکٹ ۱۶ ۱۸۸۷ء

ہرگاہ جملہ مدعا علیہم ساکنان بہلول پور تحصیل گوجرانوالہ کو بذریعہ اخبار الفضل قادیان۔ لاہور مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ سنت رام مدعی اپنے حقوق دخیلکاری بعوض مبلغ ہمیں ۲۳۰۰/۰/۰ پاس دولت رام کھتری ساکن ویردی فروخت کرنا چاہتا ہے جس شخص کو اس سودا بیع میں کوئی عذر ہو وہ بتاریخ ۵/۵ کو بوقت ۱۰ بجے صبح تا ۴ بجے دوپہر تک حاضر ہو کر عذر کر سکتا ہے۔ ورنہ بعد گذرنے تاریخ بالا کوئی عذر نہیں سماعت ہوگا۔ مورخہ ۳۹/۴/۱۱

(دستخط حاکم)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

دہلی ۱۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی اگلے ہفتہ راجکوٹ سے واپس دہلی آجائیں گے۔ اور ایک دن قیام کرنے کے بعد مسٹر سبھاش بوس سے ملنے جیریا جائیں گے۔ تاکہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی ساخت کے متعلق انہیں مشورہ دے سکیں پھر آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں بھی شامل ہونگے۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ مسٹر روزویلٹ صدر امریکہ نے ذاتی حیثیت سے ہٹلر اور مسولینی کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ وہ اس امر کا اقرار کریں کہ کسی آزاد سلطنت کے کسی علاقہ پر قبضہ کرنے کی کوشش نہیں کریں گے

اگرتلا ۱۵ اپریل۔ آج مہاراجہ صاحب تری پوری نے اعلان کیا کہ وہ اپنی رعایا کو عنقریب اصلاحات دیں گے۔ جن کا نفاذ ۶ ماہ کے اندر ہو جائیگا۔ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی ایک سال کے اندر قائم ہو سکیگی۔

پیرس ۱۴ اپریل حکومت فرانس نے برگوس میں اپنے سفیر کو واپس بلانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس سفیر کو نئی حکومت کے تسلیم کرنے کے بعد سپین بھیجا گیا تھا۔ اس فیصلہ کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ابھی تک سپین سے اطالوی فوجیں واپس اٹلی نہیں گئیں۔ فرانکو حکومت کو تسلیم کرنے کی سب سے اہم شرط یہ تھی کہ اطالوی فوجوں کو واپس بھیج دیا جائے گا۔ لیکن جنرل فرانکو نے اس وعدہ کو پورا نہیں کیا۔ اس کے برعکس مسولینی سپین میں مزید افواج بھیج رہا ہے۔ تاکہ اگر اینٹی ہٹلر محاذ کے پیش نظر فرانس جرمنی پر حملہ کرے تو اٹلی فرانس پر جنوب مغرب سے حملہ کر سکے

لاہور ۵ اپریل۔ ایک سرکاری گزٹ مظہر ہے۔ کہ گورنر پنجاب نے تفریحی ٹیکس کے قانون میں ترمیمی بل کو منظور کر لیا ہے۔ اس قانون کے ماتحت حکومت کو یہ اختیار ہوگا۔ کہ وہ تفریح گاہوں پر ٹیکس کی شرحوں کو تبدیل کر سکے لیکن حکومت کو تبدیلیاں شائع کرنی ہونگی اور اس سلسلے میں اسمبلی کی منظوری حاصل کرنی ہوگی۔

دہلی ۱۵ اپریل۔ آج مرکزی اسمبلی نے وائسرائے کا سفارش کردہ فنانس بل جس میں انڈو برٹش تجارتی معاہدہ بھی شامل ہے۔ رد کر دیا۔ بل کی تائید میں ۴۶ اور مخالفت ۵۰ آراء تھیں۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گورنمنٹ جتنی رعائتیں چاہے برطانوی مال کی ہندوستان میں درآمد کے لئے مہیا کرے۔ لیکن وہ ہندوستانیوں کو اسے خریدنے اور استعمال کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔

دہلی ۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ موجودہ اسمبلی میں مزید ایک سال کی توسیع کا اعلان وائسرائے ہند کی طرف سے مئی میں کر دیا جائے گا۔ اور اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ اس اسمبلی کی عمر بجائے تین سال کے چھ سال ہوگی۔

پیرس ۱۵ اپریل۔ ایک سرکاری خبر رساں ایجنسی نے پولینڈ میں جرمنوں پر مظالم کا پراپیگنڈا شروع کر دیا ہے اس کا بیان ہے کہ جرمنوں کی جائدادیں تباہ کی جا رہی ہیں۔

دہلی ۱۵ اپریل۔ مرکزی اسمبلی کے پانچ ممبروں نے جو آل انڈیا کانگرس کے بھی ممبر ہیں۔ آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے جنرل سکرٹری کو ایک ریزولیوشن بھیجا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اس اجلاس کو مسٹر بوس پر اعتماد نہیں۔

روم ۵ اپریل۔ اٹلی کے وزیر خارجہ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اب البانیہ اطالوی سلطنت کا ایک حصہ ہے۔ یورپ کی سلطنتوں نے اٹلی کے البانیہ کی حفاظت کے حق کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور مسولینی نے شاہ زوغو کی مخالفت کے باوجود البانیہ کو بچا لیا ہے

لنڈن ۱۵ اپریل برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے اعلان کیا ہے کہ ملکہ معظمہ کی روانگی امریکہ غالباً ۶ مئی کو پورٹسماؤتھ سے ہوگی۔ اور ان کے سفر کی اطلاعات برابر براڈ کاسٹ ہوتی رہیں گی۔

جے پور ۵ اپریل۔ ایک ہندو نے اپنے گیارہ سالہ لڑکے کا سرتن سے جدا کر کے اسے اپنے خاندانی دیوتا کے قدموں پر ڈال دیا۔ اور اس قربانی سے اسے خوش کرنا چاہا۔ اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

لاہور ۱۵ اپریل۔ پنجاب گورنمنٹ نے پنجابی کا ایک ٹریکٹ مصنفہ عبدالرحیم صاحب عاجز ضبط شدہ قرار دیا ہے اس ٹریکٹ کا نام پیغام زندگی ہے۔

دہلی ۱۵ اپریل۔ لاہور ہائیکورٹ کے جسٹس دین محمد جسٹس بھڈے سے رخصت پر جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ گورنر جنرل نے مسٹر ایس۔ ایس بیل۔ آئی۔ سی۔ ایس کو قائم مقام جج مقرر کیا ہے۔

عمان ۱۵ اپریل۔ عراقی پائپ لائن کو وادی اردن میں ایک عرب گروہ نے تباہ کر دیا ہے۔ اس کے تعاقب میں ایک فوجی دستہ روانہ کیا گیا۔ مگر وہ بچ کر نکل گیا

انقرہ ۱۴ اپریل۔ ترکی حکومت نے کسانوں کی امداد کے لئے ۳ کروڑ پونڈ کی رقم بطور قرضہ دینے کے لئے منظور کی ہے۔ محکمہ زراعت نے اعلان کیا ہے کہ کسانوں کے پیدا کردہ غلہ کی نسبت سے ان کا قرضہ بھی معاف ہوتا رہے گا۔

وارسا ۱۵ اپریل۔ پولینڈ میں عام فوجی بھرتی کا قانون نافذ کر دیا گیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ ہٹلر ۲۰ اپریل کو اپنی سالگرہ کے موقعہ پر ڈنزگ کے متعلق کوئی اہم اعلان کرنے والا ہے۔

فیروزپور ۱۴ اپریل۔ موضع فیروزشاہ میں زہر خورانی کی وجہ سے ۰۰ ۳ اشخاص سخت بیمار ہو گئے۔ اور ایک چھوٹی لڑکی موت کا شکار ہو گئی۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ بیساکھی کے تیوہار کی وجہ سے لنگر کا انتظام کیا گیا۔ دیہاتی عوام نے حلوہ پکایا جس میں کسی نے سنکھیا ملا دیا۔

نئی دہلی ۱۵ اپریل کلکتہ میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا جو اجلاس منعقد ہوگا اس میں ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے کہ کراچی کانگرس کے بابتہ حقوق شہریت کے اعلان اور فیض پور کانگرس کے زراعتی پروگرام کے پیش نظر کانگرسی وزارتوں اور جملہ اسمبلیوں کی کانگرس پارٹیوں کی رہنمائی کے لئے کانگرس ورکنگ کمیٹی ایک مفصل اور قابل عمل پروگرام مرتب کرے۔ اور اس پر عمل درآمد کرائے۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ نیوز ریویو کا بیان ہے کہ یوگوسلاویہ گورنمنٹ نے جرمن فارن منسٹر جنرل گورنگ کا داخلہ اپنے ملک میں ممنوع قرار دیدیا ہے پچھلے ہفتے ۵۰ جرمن جاسوس بھی یوگوسلاویہ جانا چاہتے تھے مگر انہیں اجازت نہ دی گئی یقین کیا جاتا ہے کہ یوگوسلاویہ رومانیہ کے ساتھ اتحاد پیدا کر رہا ہے۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کے وزیر خارجہ نے ایک نقشہ اور خفیہ دستاویز مسولینی کو دی ہے جس میں اسے جرمن فوجی امداد کا یقین دلایا ہے اور لکھا ہے کہ مسولینی یونان فلسطین اور مصر پر قبضہ کی جو تیاریاں کر رہا ہے اس میں جرمنی اس کی پوری امداد کریگا

لکھنؤ ۱۵ اپریل۔ گورنمنٹ نے چند اخبارات سے اشتعال انگیز مضامین اور خبریں شائع کر کے فرقہ وار منافرت پھیلانے کے باعث ضمانتیں طلب کرنے کے احکام جاری کر دئیے ہیں۔ بعض اور اخبارات کے خلاف بھی ایسا ہی قدم اٹھایا جائیگا۔ دو اشخاص کے خلاف استغاثے دائر کئے جائیں گے۔ دیگر اشتعال انگیز تقریروں کا معاملہ گورنمنٹ کے زیر غور ہے

امرتسر ۱۵ اپریل۔ آج یہاں گندم کا نرخ ۔/۱۴/۲ ۶ ہے۔ کراچی میں روئی کا نرخ ۶/۱/۱۲ ہے۔ اور بمبئی میں سونے کا نرخ ۳۶/۱۵/۹ اور چاندی کا ۔/۱۳/۵۲ روپے ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی صاحبزادی کے نکاح کا اعلان

اور

تقریب رخصتانہ

قادیان ۱۶ اپریل۔ کل دوپہر کو پیر صلاح الدین صاحب بی۔ آ۔ ایل ایل۔ بی ابن جناب پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ ایم۔ ایل۔ اے کی برات فیروز پور سے موٹروں میں آئی۔ برات جو قریباً اسی افراد پر مشتمل تھی۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی کوٹھی "الصُّفّہ" میں فروکش ہوئی۔ بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی صاحبزادی امۃ اللہ بیگم صاحبہ کے نکاح کا پیر صلاح الدین صاحب کے ساتھ اڑھائی ہزار روپیہ مہر پر اعلان فرمایا۔ اور موقعہ کے مناسب حضور نے نہایت لطیف خطبہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ کے بعد حضور نے مجمع سمیت دعا فرمائی۔

بعد نماز مغرب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی درخواست پر براتیوں کے ساتھ ان کے ہاں کھانا تناول فرمایا۔ بعد نماز عشاء جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے بذریعہ میجک لینٹرن براتیوں میں تبلیغی لیکچر دیا۔

آج ۹ بجے صبح تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے بہت سے مقامی اصحاب کو بھی مدعو کیا ہوا تھا۔ حاضرین کی چائے مٹھائی اور پھل سے تواضع کی گئی۔ اور پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام حاضرین سمیت دعا فرمائی۔

جماعت احمدیہ میں جہاں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے خاندان کو خصوصیت حاصل ہے۔ اپنے اخلاص اور محبت کے باعث جناب پیر اکبر علی صاحب اور ان کا خاندان بھی نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اور ان دونوں خاندانوں میں رشتہ داری نہایت ہی مبارک امر ہے۔ اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس تعلق کو اپنے فضل و کرم سے ہر طرح مبارک باعث خیر بنائے۔

پیر صلاح الدین صاحب بی۔ اے۔ ایک دیندار مخلص اور قابل احمدی نوجوان ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے ہر فرد سے بے حد محبت رکھتے ہیں۔ خدمت دین کا بڑا شوق ہے۔ اور اس میں مصروف رہتے ہیں ہم انہیں اور ان کے تمام خاندان کو صمیم قلب سے مبارک باد کہتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان پر اس رنگ میں جو فضل اور انعام کیا ہے۔ اس کی انہیں پوری پوری قدر کرکے اپنے آپ لئن شکرتم لازیدنکم کے مصداق بنیں گے۔

جماعت احمدیہ لیگوس کی مسجد کے مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا

جماعت احمدیہ لیگوس عرصہ سے ایک مسجد کے مقدمہ میں پھنسی ہوئی ہے اور اس وقت تک بہت سا خرچ کر چکی ہے۔ ابتدائی عدالت نے حق بحق دار رسید کے مطابق فیصلہ انجمن احمدیہ کے حق میں کیا تھا۔ لیکن مخالفین نے اس کے خلاف اپیل کر رکھی ہے۔ جس کی سماعت ۲۸ اپریل سے ہوگی۔ احباب دردِ دل سے کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	مقام
۵۴۴	عبدالغنی صاحب	ضلع کوہاٹ
۵۴۵	غلام محی الدین صاحب	" کیمل پور
۵۴۶	لعل خان صاحب	"
۵۴۷	منشی رمضان علی صاحب	گورداسپور
۵۴۸	ریشم بی بی صاحبہ	تھرپارکر
۵۴۹	نور احمد صاحب	ضلع گورداسپور
۵۵۰	صدیق بٹ صاحب	کشمیر
۵۵۱	سید شجاعت علی صاحب	لاہور
۵۵۲	محمد الدین صاحب	ضلع گجرات
۵۵۳	مسماۃ نبیبی صاحبہ	" رہتک
۵۵۴	اللہ داد صاحب	" جھنگ
۵۵۵	نذیر احمد صاحب	" "
۵۵۶	محمد علی صاحب	" "
۵۵۷	اللہ دتا صاحب	" "
۵۵۸	سردار خان صاحب	" "
۵۵۹	علی محمد صاحب	" "
۵۶۰	حاکم خان صاحب	" "
۵۶۱	سلطان احمد صاحب	" "
۵۶۲	صاحبداد صاحب	" "
۵۶۳	غلام حیدر صاحب	" "
۵۶۴	حسین بخش صاحب	" "
۵۶۵	نصر اللہ خان صاحب	" "
۵۶۶	نواب خان صاحب	" اٹک
۵۶۷	عبدالقادر صاحب	" نواب شاہ سندھ
۵۶۸	بلوچ صاحب	" "
۵۶۹	مٹھا صاحب	" "
۵۷۰	محبت صاحب	" "
۵۷۱	غلام فاطمہ صاحبہ	" "
۵۷۲	جلال بی بی صاحبہ	" ملتان
۵۷۳	تاجاں بیگم صاحبہ	" گورداسپور
۵۷۴	شیر محمد صاحب	" ہوشیارپور
۵۷۵	مکرم بی بی صاحبہ	" جہلم
۵۷۶	سائرہ بیگم صاحبہ	" گورداسپور
۵۷۷	محمد شریف صاحب	" "
۵۷۸	ہاجراں بیگم صاحبہ	" "
۵۷۹	یعقوب خان صاحب	" "
۵۸۰	نور الٰہی صاحب	" سیالکوٹ
۵۸۱	محمد ابراہیم صاحب	ضلع گورداسپور
۵۸۲	سرداراں بی بی صاحبہ	" "
۵۸۳	رشید بی بی صاحبہ	" "
۵۸۴	عبدالحمید صاحب	" "
۵۸۵	عزیز بی بی صاحبہ	" "
۵۸۶	مہنگا صاحب	" "
۵۸۷	محمد رفیق صاحب	" "
۵۸۸	محمد جمیل صاحب	" "
۵۸۹	شریفاں بی بی صاحبہ	" "
۵۹۰	برکت بی بی صاحبہ	" "
۵۹۱	نواب صاحب	" "
۵۹۲	بشیر احمد صاحب	" "
۵۹۳	رجی صاحبہ	" "
۵۹۴	عبدالمجید صاحب	" "
۵۹۵	عبدالحمید صاحب	" "
۵۹۶	امیر بخش صاحب	" "
۵۹۷	روڑا صاحب	" "
۵۹۸	بوٹا صاحب	" "
۵۹۹	حمید اللہ صاحب	" "
۶۰۰	بوٹا صاحب	" "
۶۰۱	دین محمد صاحب	" "
۶۰۲	دولت بی بی صاحبہ	" ملتان
۶۰۳	اللہ بخش صاحب	" گورداسپور
۶۰۴	مبارک علی صاحب	" "
۶۰۵	اللہ بخش صاحب	" "
۶۰۶	مبارک بی بی صاحبہ	" "
۶۰۷	حسین بی بی صاحبہ	" "
۶۰۸	سرداراں بی بی صاحبہ	سرگودہ
۶۰۹ تا ۶۱۲	احسان صاحب معہ تین بچے	"
۶۱۳	والدہ صاحبہ محمد حسین صاحب	ضلع منٹگمری
۶۱۴ تا ۶۱۸	اہلیہ صاحبہ محمد حسین صاحب معہ چار بچگان	"
۶۱۹	اہلیہ صاحبہ غلام حسن صاحب	ضلع منٹگمری
۶۲۰	معہ لڑکی	

(باقی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۵۸ھ

ہندو عورتوں کے حقوق کا بل مرکزی اسمبلی میں

اخبار بین اصحاب نے پڑھا ہوگا کہ ان دنوں مرکزی اسمبلی میں ہندو عورتوں کی پوزیشن۔ اور ان کے حقوق کے متعلق ایک مسودہ قانون پیش ہوا۔ جس پر موافق اور مخالف ہندو ممبران نے پرزور بحث کی۔ حمایت کرنے والوں کے پاس تو اپنی تائید اور حمایت میں واقعات مشاہدات اور تعلیم یافتہ اور روشن خیال پبلک کی آواز ہے۔ لیکن جو مخالف ہیں۔ ان کے پاس ایک ہی دلیل ہے۔ اور وہ یہ کہ ہندو دھرم ایسی باتوں کی اجازت نہیں دیتا۔ جو مسودہ میں درج ہیں۔ اور اس قسم کا قانون بنانا ہندو دھرم کے صریح خلاف۔ اور اس میں کھلم کھلا مداخلت ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ یہ بات صرف انہی لوگوں کو متاثر کرسکتی ہے۔ جو کسی ایسے گوشہ گمنامی میں پڑے ہوں۔ جہاں حالات اور واقعات زمانہ کی بھنک تک نہ پڑسکتی ہو۔ ورنہ اس وقت تک جبکہ بیسیوں ایسے امور قانون کی شکل اختیار کرچکے۔ اور ہندوؤں میں رائج ہوچکے ہیں۔ جو صریح طور پر ہندو دھرم کے احکام کے خلاف ہیں۔ تو اب کسی اور قانون کے مرتب ہونے پر انہیں کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ اور وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ وہ قانون ہندو خواتین کی تکالیف اور مشکلات کو دور کرنے والا۔ اور انہیں ان کے حقوق دلانے والا ہو۔ ان حالات میں بل کے حامیوں نے مخالفین کو نہایت معقول اور خاموش کن جواب دیئے۔ چنانچہ ڈاکٹر دیشمکھ نے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ یہ بل ہندو دھرم میں تبدیلی کرنے والا ہے۔ کہا:۔

"یہ بل ہندو لا سے سو فیصدی مطابقت رکھتا ہے۔ یہ بل ہندو دھرم کی سپرٹ کے بھی مطابق ہے۔ کیونکہ ہندو دھرم کی سپرٹ تبدیلی کی سپرٹ ہے۔ خود اس بل کے مخالف مسٹر باجوریا اس تبدیلی کی سپرٹ کی جیتی جاگتی مثال ہیں۔ وہ ویش ہوکر مذہبی معاملات پر بحث کر رہے ہیں۔ حالانکہ شاستروں کی رو سے ایسا کرنے کا حق صرف براہمنوں یا کھشتریوں کو پہنچتا ہے۔"

کتنا معقول اور واقعات کے لحاظ سے کتنا مدلل جواب ہے۔ جب مرور زمانہ کی وجہ سے ہندو دھرم کا یہ خاصہ بن گیا ہے۔ کہ آئے دن اس میں تبدیلیاں ہوتی ہیں اور ہندو ان تبدیلیوں کو تسلیم کرتے جاتے ہیں۔ تو پھر کسی اور تبدیلی کے موقعہ پر یہ نہیں کہنا چاہیئے۔ کہ اب ہندو دھرم میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ بلکہ وہی کہنا چاہیئے۔ جو ڈاکٹر دیشمکھ نے کہا۔ کہ یہ تبدیلی بھی ہندو دھرم کی سپرٹ کے مطابق ہے۔ کیونکہ ہندو دھرم کی سپرٹ ہی یہ ہے۔ کہ اس میں تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ پھر اس تبدیلی کی جو بولتی چالتی مثال پیش کی گئی۔ اس نے تو سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ کیونکہ اگر ہندو دھرم کے پرانے طریق اور احکام میں کوئی تبدیلی نہ کی جاسکتی۔ تو اس بل کی مخالفت میں مسٹر باجوریا بھی کھڑے ہوکر تقریر نہ کرسکتے۔ کیونکہ وہ ویش ہیں۔ اور ویش کے متعلق ہندو دھرم کا یہ حکم ہے۔ کہ وہ مذہبی معاملات میں حصہ نہیں لے سکتا:۔

ایک اور موقعہ پر ایک ہندو ممبر نے کہا کہ "پرانے دھرم شاستروں اور رواجات پر اڑے رہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہندو سماج کی بنیادوں سے ہی از سر نو تنظیم کرنے کی ضرورت ہے۔ مجلسی اصلاح کے سلسلہ میں میں انتہائی درجہ کا اصلاح پسند ہوں۔ حتیٰ کہ میں اس بات کے لئے بھی تیار ہوں۔ کہ ویدوں کو دوبارہ تحریر کیا جائے۔"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ اصلاح پسند طبقہ ہندو دھرم کے دقیانوسی احکام میں تبدیلی کی ضرورت شدت سے محسوس کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ ویدوں کو بھی قابل اصلاح سمجھتا۔ اور انہیں دوبارہ تحریر کرنے کا خواہشمند ہے:۔

اس مسودہ کے خلاف حکومت ہند کے لا ممبر نے بھی بہت کچھ کہا۔ مگر وہ دوسرے رنگ میں۔ چنانچہ کہا۔ کہ اس بل میں عورتوں کو مردوں کے بیان کردہ مظالم سے بچانے کا پورا پورا انتظام نہیں کیا گیا۔ اگر ہاؤس نے اس بل کو سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کردیا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہاؤس نے عورتوں کے لئے خلع کا حق تسلیم کرلیا ہے۔ جبکہ مردوں کے لئے اس قسم کا کوئی قانون موجود نہیں ہے۔"

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ لا ممبر کے نزدیک اس بات کی تو ضرورت ہے۔ کہ ہندو عورتوں کو مردوں کے مظالم سے بچانے کا انتظام کیا جائے۔ مگر اس غرض سے جو بل پیش کیا گیا ہے۔ وہ کافی نہیں ہے۔ پھر دوسرا نقص ان کے نزدیک یہ ہے۔ کہ اگر کسی مرد کے لئے ازدواجی تعلقات قائم رکھنے محال ہوجائیں۔ تو اس کے لئے مخلصی کی کوئی صورت نہیں رکھی گئی۔ بظاہر کہا جاسکتا ہے۔ کہ مظالم تو مردوں کی طرف سے عورتوں پر ہوتے ہیں مرد ہی عورتوں پر ناجائز تصرف جماتے ہیں۔ پھر مردوں کے لئے کسی قانون کی کیا ضرورت ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ جس طرح ظالم طبع مرد عورتوں پر بے جا ظلم و ستم کرکے ان کے لئے زندگی وبال کر دیتے ہیں۔ اسی طرح بد کردار اور آوارہ منش عورتیں بھی اپنے خاوندوں کا ناک میں دم کر دیتی ہیں۔ ہندو دھرم نے جہاں ان دونوں مواقع کے متعلق کوئی راہ نمائی نہ کی۔ اسلام نے دونوں قسم کے حالات کا علاج رکھا۔ اور وہ یہ کہ جہاں عورت کو حق دیا۔ کہ ناقابل اصلاح اور ناقابل برداشت حالات میں وہ خاوند سے بذریعہ عدالت علیحدگی حاصل کرلے۔ وہاں خاوند کو بھی اختیار دیا۔ کہ اگر عورت نافرمان۔ تکلیف دہ۔ اور بد خصلت ہو۔ تو اسے علیحدہ کردے۔ اب جبکہ ہندو دھرم کے پیرو عورتوں کے لئے اس قسم کا قانون بنوانے کی کوشش کر رہے ہیں جو انہیں مردوں کے مظالم سے بچائے گا۔ تو انہیں مردوں کے لئے بھی اس قسم کا قانون تجویز کرنا چاہیئے۔ کہ وہ ناپسندیدہ اور ناہنجار عورتوں سے اپنی جان چھڑا سکیں لا ممبر صاحب نے معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور یہ نہایت ضروری چیز ہے:۔

اس بل کی بحث کے دوران میں یہ عجیب بات یہ دیکھنے میں آئی۔ کہ ہندو دھرم میں اصلاح کے مخالف ممبروں کی کوشش یہ تھی۔ کہ بل صرف ہندو عورتوں کے متعلق نہ رہے۔ بلکہ اس کے حلقہ اثر کو مسلمان عورتوں تک وسیع کردیا جائے۔ تاکہ مسلمان بھی اس بل کی مخالفت کریں۔ اور بل ناکام رہے۔ مگر ایک آدھ بار جب یہ سوال اٹھایا گیا۔ تو آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کہہ دیا۔ کہ مسلمان کسی اس قسم کے قانون کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں عورتوں کے حقوق کی پوری طرح وضاحت موجود ہے۔ اس کے بعد پھر کسی نے اس بات کو پیش نہ کیا اور مسلمان ارکان اسمبلی نے یقین دلایا۔ کہ مسلمانوں کو.... ہندو عورتوں سے پوری ہمدردی ہے۔ اس لئے جہاں تک ہندو عورتوں کو قانونی حقوق دینے کا تعلق ہے۔ مسلمان ممبر تعاون کریں گے۔

نجات پانے کیلئے حقیقی ایمان کی ضرورت ہے نہ کہ رسمی

از جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۲)

ایمان کس طرح نافع اور کن حالات میں غیر نافع ہوتا ہے

حدیث نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ دجال دابۃ الارض اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونے کے بعد ایمان لانا بے سود ہوگا۔ اس کے متعلق طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایمان تو نافع چیز ہے۔ پھر وہ کیوں نافع نہیں ہوگا۔ اس کے متعلق قرآن کریم سے جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ایمان کا تعلق قبل از ظہور نتائج یا قبل از ظہور پیشگوئی یا قبل از ظہور جزا وسزا غیب کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ یومنون بالغیب کے ارشاد سے واضح اور ظاہر ہے۔ مثلاً حکومت کی طرف سے قانون شائع ہوتا ہے کہ چور کو قید کی سزا ملے گی۔ اور جو شخص قید سے بچنا چاہے وہ چوری کرنے سے بچتا رہے۔ اب جو شخص حکومت کے اس اعلان پر ایمان لائے اور یقین کرے۔ تو اس ایمان اور یقین کی وجہ سے وہ چوری سے بچے گا۔ اور سزا سے بھی اور جو قید۔ اور قید کی تکلیف ہے اس سے بھی محفوظ رہیگا۔ لیکن اگر وہ چوری کرنے کے بعد پکڑا جائے۔ اور اس پر فرد جرم لگ جائے تو اس کا یہ کہنا کہ اب میں ایمان لاتا ہوں کہ واقعی حکومت کی طرف سے جو اعلان ہوا تھا۔ کہ چوری کی سزا قید ہے بالکل درست ہے۔ میں نے اس کے متعلق اب یقین کر لیا ہے۔ اور ایمان لے آیا ہوں۔ تو کیا یہ ایمان اور یہ یقین اسے فائدہ دے گا۔ یا فرد جرم لگنے کے بعد ایمان کا اظہار کرنے سے وہ سزا سے بچ سکے گا ہرگز نہیں پس انہی معنوں میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ فلم یک ینفعھم ایمانھم لما رأوا باسنا (مومن) یعنی عذاب دیکھنے پر ایمان لانا لوگوں کو نفع نہ دے سکا۔ اور حدیث صحیح مسلم میں بھی جو دجال اور دابۃ الارض اور سورج کے طلوع کے متعلق فرمایا گیا اس کی نسبت بھی بعض قرآنی آیات میں اشارات پائے جاتے ہیں جیسا کہ آیت یوم یاتی بعض اٰیات ربک لا ینفع نفساً ایمانھا لم تکن اٰمنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا (انعام) ہے۔

اس آیت میں بعض آیات کا ذکر ہے۔ کہ ان کے ظاہر ہونے پر ایمان نفع نہیں دے گا۔ اس شخص کو جو پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا۔ یا ایمان کے بارے میں اس نے کوئی خیر و برکت حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہوگی۔ گویا صحیح مسلم کی حدیث پیشکردہ کا ماخذ یہی آیت ہے۔ اس آیت میں ایمان کی دو حالتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک وہ حالت جو عذاب الہٰی کے ظہور سے پہلے ایمان لانے کی ہے دوسری وہ جو عذاب الہٰی کے دیکھنے پر ایمان لانے کی پائی جائے۔ سو پہلے ایمان لانا تو نافع اور سود مند ہوتا ہے لیکن عذاب دیکھنے پر فرعون کیطرح ایمان لانا تو نافع نہیں ہو سکتا۔ اور عذاب پر ایمان کے نافع نہ ہونے کی وجہ آیت ذیل میں بتائی گئی ہے فلولا اذ جاءھم باسنا تضرعوا ولکن قست قلوبھم وزین لھم الشیطٰن ما کانوا یعملون (انعام) یعنی ایسا کیوں نہ ہوا۔ کہ جب ہمارا عذاب آیا تو لوگ تضرع اور عجز اور انکسار کا اظہار کرتے۔ اس کی وجہ ان کے دلوں کی قساوت اور سختی تھی۔ اور جن اعمال بد کی وجہ سے ان پر عذاب آیا۔ وہ اعمال بد شیاطین نے انہیں بوجہ عادات اور رسوم کی دلچسپی کے خوبصورت کر دکھائے جس کی بنا پر وہ عذاب کے دیکھنے پر بھی اپنے اعمال بد کو ترک کرنے پر تیار نہ ہوئے

ایمان کے نافع نہ ہونے کی وجوہ

تو ایمان کے نافع نہ ہونے کی کئی وجوہ ہیں۔ ایک یہ کہ لوگ قبل از ظہور پیشگوئی جو ایمان رکھتے ہیں۔ بعد از ظہور پیشگوئی اگر پیشگوئی کا ظہور ان کے سابقہ خیالات کے مطابق نہ ہو۔ اور پیشگوئی کی حقیقت واضح ہو جانے پر بھی وہ پہلے خیالات پر جمے رہیں۔ اور پھر ایمان کا دعوےٰ بھی کرتے چلے جائیں۔ تو پیشگوئی کی اصل حقیقت کھلنے کے بعد ان کا مزعومہ ایمان بلحاظ اجر و ثواب ان کے لئے نافع نہیں ہو سکتا۔ دوسرے یہ کہ عذاب کے دیکھنے پر ایمان لانا نفع نہیں دے سکتا۔ کیونکہ عذاب کے وقت کا ایمان یا ایمان کا دعوےٰ عموماً بغرض تصدیق ملت حقہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی روحانی برکات اور ایمانی کمالات کے حصول کی غرض سے ہوتا ہے۔ بلکہ اس لئے ہوتا ہے کہ کسی طرح سے اس عذاب سے نجات مل سکے۔ اور جب نجات ملے تو پھر وہی مشاغل دنیوی جن سے نفس امارہ کو دلچسپی ہے انہیں اختیار کیا جائے۔ تیسرے یہ کہ جن رسوم یا بدعات کو ایمان سمجھ کر قبول کیا جاتا ہے ایسا ایمان بھی نافع نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً ایسی صورت میں کہ اتمام حجت اور انکشاف حقیقت کے بعد بھی اصرار اور ضد سے اپنے اس مزعومہ ایمان پر قائم رہیں۔ اور سچے اور صحیح ایمان سے اعراض کرتے رہیں۔ آیت افبالباطل یومنون وبنعمۃ اللہ ھم یکفرون میں اسی تیسری قسم کے غیر نافع ایمان کی طرف اشارہ ہے۔

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

ٹریکٹ کا جواب ۱ تا ۲ تک تو ہو چکا۔ اب نمبر ۳۔ ۴۔ ۵ تک کا جواب دیا جاتا ہے۔ اور اکٹھا جواب اس لئے دیا جاتا ہے۔ کہ صاحب رسالہ کی ان نمبروں میں جو عبارت پیش کی گئی ہے وہ سب کی سب بصورت اعتراض سورج کے مغرب سے طلوع کرنے کے متعلق ہی ہے مثلاً لکھا ہے "جب سورج مغرب سے طلوع ہو چکا۔ تو اب مرزاجی کا لوگوں کو اپنی طرف بلانا اور اسلام کی طرف دعوت کرنا بموجب حدیث صحیح مسلم نفع بخش نہیں ہو سکتا"۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ جب ممالک غربیہ میں اسلام کا سورج حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغی کوششوں سے طلوع ہونے والا ہے۔ تو وہ تو آپ کی دعوت اور تبلیغ کا مقتضی ہے نہ کہ اس کے خلاف۔ اب اس صورت میں مغربی لوگ تو آپ کی تبلیغ اور دعوت سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور ایمان لائینگے اور جیسا کہ حدیث میں ہے سب قوموں کے لوگ ایمان لائیں گے۔ اور وہاں اسلام کا سورج چمکے گا۔ مگر جو لوگ مسیح موعود سیدنا حضرت مرزا صاحب کی تبلیغ ہدایت پر ایمان نہیں لائیں گے محض اس لئے کہ انہوں نے مسیح موعود کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں جو مسیح موعود کے ظہور کے لئے نشانات صداقت ہونگی اور جن کی حضرت مرزا صاحب نے وضاحت فرما دی۔ ان کو سابقہ خیالات کے معیار کے مطابق نہ پانے سے رد کر دیا۔ اور اپنے ہی خیالات میں ایمان کے مدعی بنے رہے ایسے لوگ اپنے ایسے مزعومہ ایمان کو اپنے لئے کچھ بھی مفید نہ پائیں گے جیسے کہ صاحب ٹریکٹ اپنا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔

پھر صاحب ٹریکٹ نے لکھا ہے۔ "اگر سورج کا مغرب سے نکلنا حقیقی طور پر مراد نہیں تو اہل اسلام کا اعتراض کہ آپ (مرزاجی) مسیح موعود نہیں اور مضبوط ہو گیا"۔

ہاں یہ اعتراض ان نام کے اہلِ اسلام کا اسی طرح مضبوط ہؤا۔ جس طرح یہود کا اعتراض مسیح اسرائیلی کے ظہور کے متعلق تھا۔ کہ ایلیا نبی کے آسمان سے اترنے کی جگہ مسیح نے بجائے ایلیا کے یوحنا یعنی یحیٰے کو پیش کر دیا۔ اب یہود بھی اگر یہی کہیں۔ کہ اگر ایلیا سے مراد حضرت مسیح کے نزدیک حضرت یحییٰ ہی ہے۔ تو علمائے یہود اور قوم یہود کا اعتراض اور بھی پختہ ہو گیا۔ تو اہلِ اسلام کو اگر یہود کے اس اعتراض سے اتفاق ہی ہے۔ تو پھر مسیح اسرائیلی کے یہودی منکر اور مسیح محمدی کے اسلامی منکر بموجب حدیث نبوی لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر الخ آپس کی باہمی مماثلت اور مشابہت میں بالشت کے ساتھ بالشت اور ہاتھ کے ساتھ ہاتھ پورے اتریں گے۔ بلکہ بالکل پورے اترے۔

پھر لکھا ہے۔ کہ اگر طلوع ہو چکا تو مرزا جی کا دعوتِ اسلام کرنا عبث ہے۔ کیونکہ حقیقی طور سے سورج کا مغرب سے طلوع کرنا توبہ کا دروازہ بند کرتا ہے۔ اگر نہیں تو اہلِ اسلام کا اعتراض قائم۔ لہٰذا آپ وہ مسیح موعود نہیں۔ جس کی اتباع موجب نجات ہو سکے گی۔"

مگر طلوع ہو چکا تو آپ کا فقرہ ہے۔ ہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریح سورج کے طلوع از مغرب کے متعلق آفتاب اسلام کے نور کا وہاں پہنچنا ہے۔ اور یہ مقصد چونکہ دعوۃ و تبلیغ کا مقتضی ہے اس لئے دعوتِ اسلام کرنا عبث نہ ہؤا۔ بلکہ ضروری ہؤا۔ افسوس کہ جس دعوتِ اسلام سے سیدنا حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام ممالک مغربیہ میں اسلام کے سورج کا طلوع چاہتے ہیں یہ نام کے اہلِ اسلام جو خود تو دعوتِ اسلام سے غافل اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کاہلانہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ دوسروں کو بھی روک رہے ہیں۔ کہ وہ دعوتِ اسلام کیوں کرتے ہیں۔

توبہ کا دروازہ بند ہونے کی حقیقت

پھر طرفہ یہ کہ توبہ کا دروازہ بند طلوع آفتاب از مغرب کے بعد کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ کہ وہ کیا ہے۔ کیا قرآن کریم میں آیت ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الآن ولا الذین یموتون وھم کفار اولئک اعتدنا لھم عذابا الیما میں جن لوگوں کے لئے توبہ کا دروازہ بند کیا جاتا ہے۔ اس کا ذکر کھول کر نہیں بتا یا گیا۔ کہ وہ دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو دعوئے ایمان کے ساتھ عمداً گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور موت تک زندگی کو بداعمالیوں میں گزارتے ہیں اور جب موت کا وقت آ پہونچتا ہے۔ تب کہنے لگتے ہیں۔ کہ ہم نے توبہ کر لی تو چونکہ موت کا وقت بھی بدکاروں کے لئے مصیبت اور عذاب ہی کا وقت محسوس ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی موت کا وقت کی توبہ قبول نہیں کی جاتی۔ اسی طرح دوسری قسم کے لوگوں کے لئے بھی توبہ کا دروازہ بند کیا جاتا ہے۔ اور وہ کفار ہیں۔ جن کی نسبت فرمایا یموتون وھم کفار۔ یعنی وہ لوگ جو کفر کی حالت میں مرتے ہیں۔ ان کے لئے بھی توبہ کا دروازہ بند ہے۔

اب سورج کے مغرب سے طلوع ہونے پر توبہ کے دروازہ کا بند ہونا بالکل اپنی حقیقت کو نمایاں کر رہا ہے۔ کہ جب مغربی قومیں اسلام قبول کر لیں۔ اور اسلامی سورج کا نور تمام مغربی ممالک میں پھیل جائے گا۔ تو چونکہ مغربی قومیں دوسری قوموں کے بالمقابل اپنی حکومت اور طاقت کے لحاظ سے فائق اور اپنی نقشہ دارانہ شان میں سب سے بڑھی ہوئی ہیں۔ اس لئے ان کا اسلام قبول کرنا گویا مغربی دنیا میں اسلامی صداقت کے آفتاب کا طلوع۔ اور جلوہ نما ہونا ہے جس کا اثر تمام دنیا پر پڑے گا۔ کہ سب لوگ ایمان لائیں گے۔ ہاں ایسی اسلامی شان کے نمایاں ہو جانے پر بھی جو لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ وہ ایسے ہی لوگ سمجھنے چاہئیں۔ جن کے لئے توبہ کا دروازہ بند ہو گا۔ یعنی ایک عمداً بداعمالیوں کے مرتکب دوسرے کافر ہاں وہ ضدی کافر جن کی نسبت فرمایا ہے۔ سواء علیھم أأنذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون کہ جن کے لئے انذار اور عدم انذار برابر ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود سیدنا حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغی کوششوں سے جو ہو رہی ہیں۔ ایک وقت ایسا بھی آنے والا ہے۔ کہ ان سے تمام مغربی قومیں ہدایت حاصل کر کے اسلام اور نبی اسلام پر ایمان لائیں گی۔ اور حضرت مسیح موعود۔ ہاں مسیح محمدی کو قبول کریں گی۔ اور ساری دنیا پر آپ کی صداقت کا جلوہ ظاہر ہونے کے بعد وہی بدبخت آپ کو قبول کرنے سے باقی رہ جائیں گے جن پر توبہ کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گا۔ یعنی عمداً شرارت اور ضد سے نہ ماننے والے مسلمان اور دوسرے آبائی تقلید کے پرستار اور ضدی کافر۔

پس حقیقت یہ ہے توبہ کا دروازہ بند ہونے کی۔ اب اس حقیقت کے واضح ہو جانے پر اگر معترض کا اعتراض بقول اس کے قائم رہتا ہے۔ تو اسے حضرت مسیح موعود یعنی حضرت مسیح محمدی پر ایمان لانا چاہئے۔ تا ان پر توبہ کا دروازہ بند نہ ہو۔ اور اگر وہ معترض ہو کر اعتراض پر اصرار کرنے والے ہیں۔ تو پھر ان پر اور ان کے ہمخیالوں پر توبہ کا دروازہ بند ہی ہے۔ اور اس کا بند ہونا انہی کے اعمال کے باعث ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔ ؎

خدا نے آجتک اس قوم کی حالت نہیں بدلی۔
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

باقی رہا معترض کا یہ کہنا۔ کہ:۔

"مرزا صاحب وہ مسیح موعود نہیں جس کی اتباع موجب نجات ہو سکے گی۔"

یہ قول بالکل یہود کے اس قول سے مشابہ ہے۔ جو وہ مسیح اسرائیلی کی نسبت اب تک کہتے ہیں۔ کہ مسیح اسرائیلی وہ مسیح موعود نہیں ہے۔ جس کی اتباع موجب نجات ہو سکے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع موجب نجات ہے

پھر اس بات کا سمجھنا آسان بھی ہے کہ سیدنا حضرت مرزا صاحب کی اتباع موجب نجات ہو سکتی ہے۔ یا نہیں اور اس کے لئے یہ دیکھنا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب اپنے دعوئے مسیحیت موعودہ میں صادق ہیں۔ اگر آپ فی الواقعہ مسیح موعود ہیں تو اس میں کیا شک ہے کہ آپ کی اتباع یقیناً موجب نجات ہے اور اگر ہم معیارہائے صداقت انبیاء اور علامات زمانہ پر نظر کریں۔ تو یقیناً آپ مسیح موعود ثابت ہوتے ہیں مثلاً حضرت مرزا صاحب کے متعلق دو ہی احتمال ہو سکتے ہیں۔ یا یہ کہ آپ اپنے دعوے میں صادق اور من جانب اللہ ہیں۔ یا اگر ایسا نہیں۔ تو پھر آپ مفتری علی اللہ ہیں۔ ونعوذ باللہ من ذالک۔ اور مفتری کی نسبت قد خاب من افتریٰ۔ کے وعید کے رُو سے جو ایک معیار ہے۔ اس کا ناکام اور نامراد رہنا ازبس ضروری ہے۔ اور صادق رسول کی نسبت انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوٰۃ الدنیا کے وعدہ کے مطابق خدا تعالےٰ کی طرف سے اسے اور اس کی جماعت کو نصرت اور کامیابی کا عطا ہونا ضروری ہے۔

ایسا ہم جب حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے ہیں۔ تو ان پر مفتریوں کا وعید صادق نہیں آتا۔ بلکہ صادق رسولوں اور نبیوں کا وعدہ اور معیار صادق آتا ہے۔ پھر علاوہ اس کے مسیح موعود مجدد اعظم بھی ہونا تھا۔ اور تابع شریعت اسلامیہ ہو کر آنے والا تھا۔ نہ کہ ناسخ شریعتِ اسلامیہ ہو کر اور بغرض تجدید دین

آنے والا تھا اسکی نسبت چودھویں صدی کا زمانہ مقرر شدہ تھا۔ اور چودھویں صدی کے بعد کے زمانہ میں ظہور مسیح موعودؑ کی نسبت کوئی روایت بھی ثابت نہیں ہوتی۔ پس اگر حضرت مرزا صاحب مسیح موعود اور مجدد چودھویں صدی کے نہیں۔ تو پھر وُہ مسیح موعود کہاں ہے جس کے لئے چودھویں صدی کا زمانہ مقرر تھا۔ اور وُہ مجدد کہاں ہے جس نے صدی کے سر پر مبعوث ہونا تھا۔ اور وُہ مہدی کہاں ہے جس کے لئے چودھویں صدی میں رمضان کی مقررہ تاریخوں میں چاند اور سورج کو خسوف اور کسوف ہوُا۔ اور وہ مسیح موعود کدھر ہے۔ جس کی نسبت حدیثوں میں لکھا تھا۔ کہ اس کے زمانہ میں طاعون کا عذاب اور زلزلے آنے والے ہیں۔ نئی سواریوں کے ظہور سے اونٹ وغیرہ سواریاں متقابلۃً ناقابل التفات اور بے کار ہونے والی تھیں اور اس کے لئے دمدار ستارہ کا طلوع بھی مقدر تھا۔ اور دُنیا میں صلیبی مذہب کا غلبہ اور اس کے ظہور اور آمد کا متقضی ہو رہا تھا۔ ایسی ہی اور بہت سی علامات ظہور میں آچکیں۔ جو مسیح موعود اور مہدیٔ معہود کی علامات مقررہ تھیں۔ اب معترض صاحب ہی بتائیں۔ کہ اگر حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب مسیح موعود اور مہدیٔ معہود کے سوا اور کوئی بھی مدعی آپ کے وقت اسلام کی حمایت میں نظر نہیں آتا۔ تو اس کے صاف یہ معنی ہیں۔ کہ آنے والے مسیح اور مہدی جو حدیث لا المھدی الا عیسیٰ کے مصداق ہو کر آنے والے موعود اعظم اور موعود اقوام عالم تھے وہ آپ ہی ہیں اور جب آپ ہیں تو پھر یقیناً آپ کی اتباع بھی دنیا کے لئے موجب نجات ہے

واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

احراری نمائندہ مُلّا عنایت اللہ اور کعبہ کی حفاظت

وزیر اعظم پنجاب کے خلاف ایک ہندو کی بیہودہ سرائی

احرار جماعت احمدیہ کے خلاف تو اُوٹ پٹانگ باتیں کرتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن جب ان کے مدنظر غیر مسلموں کی خوشنودیٔ مزاج ہو۔ اور ان پر یہ ظاہر کرنا ہو کہ ان کی خاطر وُہ اسلام کی مقدس سے مقدس چیز کو بھی پس پشت ڈالنے کی پروا نہیں کرتے تو نہائت ہی بے باکی اور دیدہ دلیری سے کام لیتے ہیں۔ جیساکہ مسجد شہید گنج کے انہدام کے وقت انہوں نے کیا۔ اب ایک تازہ مثال کے طور پر ملا عنائت اللہ احراری کی وُہ تقریر پیش کی جاتی ہے جو اس نے قادیان کے ایک گوردوارہ میں ہندوؤں اور سکھوں کے مجمع میں کی۔ سنا گیا ہے کہ اس میں اس نے کہا۔ اگر اس وقت کعبہ کو بچانے کا سوال ہو۔ اور دُوسری طرف قادیان میں بھی ضرورتیں ہوں۔ تو میں کعبہ کو چھوڑ دوں گا۔ اور اپنی طاقت قادیان میں خرچ کروں گا۔ کعبہ کو بچانے والے اور مسلمان کافی ہیں۔ اگر اُن کے بچانے سے نہ بچے تو میرے بچانے سے کعبہ بچ نہیں سکتا۔

قطع نظر اس سے کہ ملا عنائت اللہ کو یہ گمان کیوں ہوُا۔ کہ کوئی ایسا وقت بھی آسکتا ہے۔ جب کعبہ کی حفاظت کا انحصار اس پر ہو سکتا ہے۔ اور تمام دنیا کے مسلمانوں کو اس سے یہ التجا کئے بغیر چارہ نہ رہے گا۔ کہ آپ ہی کعبہ کو بچائیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا کوئی ایسا شخص جس کے دل میں کعبہ کی قدر و منزلت ہو۔ اور جو اس کی تقدیس کا قائل ہو۔ اس کے مونہہ سے اس قسم کے الفاظ نکل سکتے ہیں۔ قطعاً نہیں۔ پھر ملا عنائت اللہ ضرورت کے موقعہ پر کعبہ کو بچانے سے پیچھے رہنے کا اعلان اس وجہ سے نہیں کرتا۔ کہ وُہ اپنے اندر کچھ بھی ہمت نہیں سمجھتا بلکہ اس لئے کر رہا ہے۔ کہ وُہ اپنی طاقت قادیان میں خرچ کرنا چاہتا ہے۔ گویا کئی کروڑ مسلمانوں میں آج تک سوائے اس کے یہ کام کرنے والا کوئی پیدا ہی نہیں ہوُا باوجودیکہ وُہ کعبہ کو بچانے کا کام دوسرے مسلمانوں کے سپرد کر سکتا ہے۔ مگر قادیان کو وُہ کسی کے بھروسہ پر نہیں چھوڑ سکتا۔ کیونکہ یہاں کے ہندوؤں اور سکھوں سے جدا ہونا اسے قطعاً گوارا نہیں ہے۔

اب غور فرمائیے جو شخص کعبہ ایسے مقدس اور برکات کے نزول کے مقام کو چند ہندوؤں اور سکھوں کی خاطر پس پشت ڈال دینے کا کھلم کھلا اعلان کر سکتا ہے۔ اور اس طرح ایک عظیم الشان شعائر اللہ کی ہتک کرتا ہے۔ اس کی نگاہ میں اسلام کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔

اس موقعہ پر جبکہ ملا عنائت اللہ نے کعبہ کی ہتک کرتے ہوئے ہندوؤں اور سکھوں کو خوش کرنے کی کوشش کی۔ ایک ہندو دھرت رام نے بھی احرار کو ممنون بنانے کے لئے تقریر کی۔ اور سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کے متعلق جن کے خلاف احرار جگہ بجگہ اپنے بغض و کینہ کا اظہار کرتے رہتے ہیں کہا۔ میں سکندر حیات کو کہتا ہوں۔ کہ تم سکندر اعظم کا حال دیکھو۔ جب وہ مرا تھا تو کفن سے خالی ہاتھ باہر نکالے ہوئے تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ میرے پاس اتنی دولت تھی لیکن اب میں خالی ہاتھ جا رہا ہوں۔ اور تمام دولت یہاں ہی چھوڑ چلا ہوں۔ سکندر حیات بھی جب مرے گا۔ تو اس کا سر کفن سے باہر ہوگا۔ اور چہرہ سیاہی مائل ہوگا۔ تو لوگ دیکھیں گے۔

گویا احرار کے نمائندہ ملا عنائت اللہ نے جن ہندو اور سکھوں کی خاطر کعبۃ اللہ تک کو نظر انداز کر دینے کا وعدہ کیا۔ ان کی طرف سے احرار کی خاطر صرف اتنا کیا گیا کہ سر سکندر حیات خان کو جن کی ذات سے احرار کو مخواہ مخواہ کا نقار ہے بُرا بھلا کہہ دیا۔ اور احرار خوش ہو گئے۔ کہ ان کی خدمت کا دم نقد انہیں صلہ مل گیا۔ اور اتنا نہ سوچا۔ کہ جہاں ان کے نمائندہ نے کعبہ کے متعلق اس قسم کا اعلان کر کے مسلمانوں کی سخت دل آزاری کی ہے وہاں مسلمانانِ پنجاب کی ایک معزز اور محترم ہستی سر سکندر حیات خاں کی ہندوؤں سے تحقیر کرا کر مسلمانوں کو صدمہ پہونچایا ہے۔

بقایا جات صاف کرنے کی آسان صورت

احباب کو معلوم ہے کہ تحریک امانت جائداد دو سالہ ختم ہو چکی ہے۔ اگر تحریک مذکورہ کے امانتداروں میں سے کوئی دوست چندہ عام حصہ آمد یا چندہ جلسہ سالانہ کے بقایا دار ہوں تو اب جبکہ اس تحریک کا روپیہ واپس کیا جا رہا ہے ان کو موقعہ ہے۔ کہ وہ اپنی رقوم امانت جائداد مذکورہ بالا چندوں کے بقایوں میں منتقل کرا کے ادائگی بقایاجات سے سبکدوشی حاصل کریں۔

مالی سال حال کے ختم ہونے میں اب چند روز باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے ایسی درخواستیں فوراً بھجوا دینی چاہئیں۔ تاکہ

مرثیہ ولیداد خانصاحب مرحوم شہید

از جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر

آہ!! اے حسن و جوانی کے گل رعنا یہ کیا　　آہ!! اے گلزار احمدؐ کے نہال خوشنما
آہ!! اے نجم درخشان سمائے اتقا　　آہ!! اے تازہ کن یاد شہید کربلا
وہ ترے معصوم بچہ کی شہادت ہائے ہائے
آہ!!! بے گور و کفن وہ تیری میت ہائے ہائے

آہ!!! اے صدق و وفا کے پیکر عالی ہمم　　آہ!!! اے شیدائے ملت خادم شاہ امم
خونفشاں ہیں یاد میں تری ہزاروں چشم غم　　تیرا قتل ناگہانی دین کی خاطر ستم
دل ہیں خوں آغشتہ غم تیغ قاتل کی طرح
لوٹتے ہیں سینوں میں یہ مرغ بسمل کی طرح

ترے اخلاق کریمانہ میں تھی اک دلکشی　　تیرے تقوے میں تھی نور معرفت کی روشنی
تیری سیرت میں جھلکتی تھیں صفات احمدی　　تیری صورت سے نمایاں تھی خدا کی عاشقی
تیری رگ رگ میں بھری تھی جوشش صدق و وفا
لے گیا مقتل میں تجھ کو کھینچ کر عشق خدا

خوب دی داد محبت اے ولیداد آپنے　　کردیا فدا وفا پہ خون سے صاد آپنے
رسم ابراہیمؑ آخر تک رکھی یاد آپ نے　　"جان دی راہ خدا میں با دل شاد آپ نے"
۲۶-۱۳۸۴ = ۱۳۵۸ھ
خود بھی قرباں ہوگئے بیٹا بھی قرباں کر دیا
"واہ اے انساں فرشتوں کو بھی حیراں کر دیا"
۱۹۶۷ - ۲۸ = ۱۹۳۹ء

"کچھ نہیں۔ میت اگر تیری رہی ہے بے حجاب　　رحمت خالق نے تیری نعش پر ڈالی نقاب
مل گیا تجھ کو شہید الفت رب کا خطاب　　قاتلوں نے اپنے ہاتھوں کھول لی راہ عذاب
یاد کر کے روئیں گے اس سانحہ جانکاہ کو
بھول بیٹھے ہیں یہ سب حال امان اللہ کو

ہے بہت غمناک مرگ ناگہانی کی خبر۔　　ہوگیا ہے غم سے پارہ پارہ ہم سب کا جگر
خون برساتی ہیں آنکھیں کثرت غم سے۔ مگر　　خوش ہیں ہم اس فیصلہ سے ہو گا اب جو عرش پر
قطرہ ہائے اشک بنجائیں گے موتی تاج کے
دیکھیں گی آنکھیں نظارے قوم کی معراج کے

سرزمیں افغانیوں کی رنگ لائیگی ضرور!　　سینکڑوں اس قوم سے نکلیں گے ایسے ہی غیور
توڑ دیں گے علم سے وہ جہل کا زعم و غرور　　برسیگا اس سرزمیں پر ایک دن باران نور
دین حق کے واسطے نکلیں گے لاکھوں سرفروش
غیرت اسلام کا رگ رگ میں ہوگا جلکے جوش

یہ جری اللہ کے لشکر کے ہوں گے جاں نثار　　دین حق پھیلائیں گے دنیا میں بہ مردانہ وار
احمدیت کے لئے دل ان کے ہوں گے بیقرار　　معرفت حاصل کریں گے ان سے امصار و دیار
ابن مریم کا کیا تھا جیسے پہلے اقتدا
عیسٰے ثانی کی بیعت سے بنیں گے مقتدے

اے خدا اے قدر دان اہل دل۔ ذرہ نواز　　تیری درگاہ کرم پہ ہے تیرے بندوں کو ناز
تیری قدرت میں ہے سب کچھ راحت و غم سوز و ساز　　آستانہ پر جبیں سا ہیں ترے اہل نیاز
ہم ہیں کیا اور کیا ہماری جان کی قربانیاں
ہاں پسند آئیں اگر تجھ کو تو ہم ہوں کامراں

کرنال میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ

مورخہ ۴ اپریل ۱۹۳۹ء کو جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی و مولوی محمد سلیم صاحب کرنال تشریف لائے۔ قیام گاہ پر بعض غیر احمدی برائے گفتگو آئے۔ جن کے اعتراضات کا معقول جواب دیا گیا۔ بوقت شب پکی سرائے میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ اور بذریعہ منادی اطلاع کرائی گئی۔ بعد نماز عشاء جلسہ کا افتتاح تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ اول تقریر جناب مولوی غلام رسول صاحب کی اسلام و دیگر مذاہب پر ہوئی۔ ان کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب نے آریہ صاحبان کے اعتراضات کے جوابات دئے جو کہ ۲ ؍۴ کے جلسہ میں انہوں نے اسلام۔ بانیٔ اسلام ؐ مسلم بادشاہان پر کئے تھے۔ اور کرنال کے مسلم حلقہ میں ایک تہلکہ مچا ہوا تھا۔ اور وہ اس بات کے متلاشی تھے کہ کوئی ایسا مبلغ آئے جو ان کو دندان شکن جواب دیوے۔ یہ نہایت مدلل۔ بامعنی اور ان کی اپنی کتب سے دئیے۔ پبلک کرنال نے نہایت پسند کیا۔ جلسہ بارہ بجے ختم ہوا۔ کرنال کی پبلک کو جب یہ معلوم ہوا۔ کہ مولوی محمد سلیم صاحب ۵ ؍۴ کو انبالہ جائیں گے۔ تو سیکرٹری صاحب انبالہ گئے۔ اور وہاں کی جماعت سے مولوی صاحب کو مزید ایک دن کے لئے کرنال ٹھہرنے کی اجازت حاصل کی۔ چنانچہ مولوی محمد سلیم صاحب کا قیام کرنال میں رہا۔ تمام دن لوگوں کی مختلف سوالات پر گفتگو رہی۔ ایک دو آریہ صاحبان بھی تشریف لائے۔ جن کے اعتراضات کے معقول جوابات دئیے گئے۔ ۵ ؍۴ کی شب کو پھر جلسہ ہوا۔ اس شب آدمیوں کی تعداد پہلے دن کی نسبت تین گنا ہوگئی۔ مولوی صاحبان اسٹیج پر تشریف لائے۔ تو غیر احمدی صاحبان نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ اور افتتاحی تقریر مولوی محمد سلیم صاحب نے کی۔ اور پھر جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے کلمہ طیبہ کی رو سے خدا اور اس کے رسول کے شناخت کرنے کے متعدد دلائل پیش کئے۔ ان کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب کی تقریر جس کے لئے پبلک بے چین تھی شروع ہوئی۔ آپ نے حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کی فلاسفی بیان کی۔ اور قرآن مجید کی وہ آیات جن پر غیر مسلم بڑے شد و مد کے ساتھ معترض ہوتے ہیں جوابات دئیے۔ دوران تقریر میں بوندا باندی بھی شروع ہوگئی۔ مگر پبلک نے مطلق پروا نہ کی۔ اور تقریر کے زبردست اشتیاق نے مجمع کو منتشر نہ ہونے دیا۔ اور جلسہ نہایت ہی شاندار کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

خاکسار محمد عظیم سیکرٹری از کرنال

آریہ کانفرنس جموں میں احمدی مبلغ کی تقریر

حسب دستور امسال بھی آریہ دھرم سمیلن نے مذہبی کانفرنس میں جماعت احمدیہ کے نمائندے کو مدعو کیا۔ چنانچہ قادیان سے مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل بنتی فاضل او۔ ٹی نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے تشریف لائے۔ اور "پیدائش عالم" کے موضوع پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ جس کا آریہ اور تھیوسافیکل سوسائٹی کے نمائندے کی نسبت نہایت اچھا اثر سامعین پر پڑا۔ اور ہمارے نمائندے نے بعد میں اعتراضات کی اجازت بھی دی۔

اس کے بعد مقامی طور پر اہل جموں کو تبلیغ کرنے کی غرض سے ایک پبلک جلسہ اس موضوع پر کہ "اسلام عالمگیر مذہب ہے" پر کیا گیا۔ اور باوجودیکہ موسم اچھا نہ تھا حاضرین کافی تعداد میں شریک اجلاس تھے۔ اور احمدیوں کے تبلیغ اسلام میں جوش کو دیکھ کر حاضرین نہایت اچھا اثر لے کر گئے۔

خاکسار غازی محمد اسمٰعیل سیکرٹری ورکنگ کمیٹی جماعت احمدیہ جموں

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان فوری توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اور اس سال کی سالانہ رپورٹ کی تیاری شروع ہو چکی ہے۔ اس رپورٹ میں زیر عنوان نظارت علیا امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی مساعی کا ذکر بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ ان کی مساعی اور کارگزاری کا ذکر مجملاً نظارت علیا کی رپورٹ میں آجائے۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ سے تمام پراونشل اور مقامی امراء جماعت ہائے احمدیہ اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق رپورٹیں لکھ کر ۱۵ مئی ۱۹۳۹ء سے پہلے روانہ کر دیں۔ یہ رپورٹیں یکم مئی ۱۹۳۸ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء کی کارگزاری پر مشتمل ہونگی۔

(۱) **نظام جماعت**:- یعنی کیا خدانخواستہ سال زیر رپورٹ میں جماعت کے شیرازہ وحدت میں کوئی ابتری تو پیدا نہیں ہوئی۔ اور اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا۔ تو اس کی اصلاح کے لئے کیا کوشش کی گئی۔ اور اس کوشش کا کیا نتیجہ نکلا۔

(۲) **تبلیغی انتظام**:- (الف) یعنی غیر احمدیوں اور غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے جماعت نے کیا باقاعدہ انتظام کر رکھا ہے۔ اور آیا اس انتظام کے ماتحت دوران سال میں تبلیغ ہوتی رہی ہے۔ اگر کوئی نقص رہا۔ تو امیر یا پریذیڈنٹ مقامی نے اس کی اصلاح کے لئے کیا کوشش کی۔ اور وہ کوشش کن حالات پر منتج ہوئی۔

(ب) سال زیر رپورٹ میں نومبایعین کی تعداد کیا ہے۔

(۳) **تعلیم و تربیت**:- (الف) جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے کیا خاص انتظام ہے۔ آیا مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب نے قرآن کریم۔ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا کتب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا درس خود جاری رکھا۔ یا کسی اور دوست سے جاری رکھوایا۔

(ب) مقامی جماعت میں ان پڑھ مردوں۔ عورتوں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی جدا جدا کیا تعداد ہے۔ اور مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب نے ان کی کم از کم اتنی تعلیم کے لئے کیا انتظام کیا۔ کہ جسے جاری رکھنے سے وہ آہستہ آہستہ اور بتدریج سلسلہ کی اخبارات و رسائل اور کتب کو خود پڑھ سکیں۔ اور سمجھ سکیں۔

(ج) اگر کوئی ایسا انتظام نہیں کیا گیا۔ تو کیا مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب اس امر کا وعدہ کرتے ہیں۔ کہ آئندہ سال بذریعہ آنریری کارکنان وہ ایسا انتظام کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ خواہ وہ انتظام حالات کے ماتحت کتنا ہی چھوٹے پیمانے پر ہو

(۴) **تعمیل فیصلہ جات**:- مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بمشورہ نمائندگان مجلس مشاورت یہ فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ سال ۳۹-۱۹۳۸ء میں جماعت احمدیہ (الف) پندرہ ہزار چندہ خاص اور (ب) پچیس ہزار چندہ جلسہ سالانہ جمع کرے۔

پس اب مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب بتائیں۔ کہ ان کی جماعت کا (الف) بجٹ چندہ خاص کیا تھا۔ اور وصول کس قدر ہوا۔ (ب) بجٹ جلسہ سالانہ کیا تھا۔ اور وصول کس قدر ہوا۔

ہر دو مدات کے بقایا کی صورت میں یہ بھی لکھیں۔ کہ اس کی وصولی کے لئے کیا کوشش کی گئی۔ یا کی جا رہی ہے۔

(۵) **رفاہ عام**:- مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب اس امر کے متعلق بھی رپورٹ کریں کہ ان کی جماعت نے دوران سال میں کوئی ایسا کام بھی کیا۔ جو بلا امتیاز ہر مذہب و ملت کے لئے مفید ہو۔ اگر کوئی ایسی مثال ہو۔ تو رپورٹ میں پیش کی جائے۔ خواہ وہ مثال کسی ایک فرد سے تعلق رکھتی ہو۔ یا کسی جماعت سے

(۶) **لجنہ اماء اللہ**:- کیا آپ کی جماعت میں لجنہ اماء اللہ قائم ہے۔ اگر ہے۔ تو اس کی کارگزاری کی رپورٹ علیحدہ لکھوا کر اپنی رپورٹ کے ساتھ ارسال کریں۔

(۷) **خدام الاحمدیہ**:- (الف) کیا آپ کی جماعت میں مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہے۔ اگر قائم ہے۔ تو اس کے ممبروں کی تعداد کیا ہے۔ اور ان کے کام کی رپورٹ بھی ان سے لکھوا کر اپنی رپورٹ کے ساتھ ارسال کریں۔

(ب) اگر ابھی تک ایسی کوئی مجلس قائم نہیں۔ تو کیا آپ آئندہ سال اس کے قیام کے لئے وعدہ کرتے ہیں۔

(۸) **رسائل و اخبارات**:- کون سے مرکزی رسائل و اخبارات آپ کی جماعت میں آتے ہیں اور کتنی کتنی تعداد میں۔ اور کیا اس امر کی گنجائش نہیں ہے کہ آپ مزید خریدار ان کے لئے مقامی جماعت سے پیدا کریں۔

(۹) **اہم واقعات**:- دوران سال میں مقامی جماعت میں یا اس کے گرد و پیش میں کوئی اہم واقعہ ہوا ہو جس کا تعلق کسی نہ کسی رنگ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ہو۔ تو اسے بھی رپورٹ میں درج فرمایا جائے۔ (ناظر اعلیٰ)

خلافت جوبلی فنڈ

جماعت احمدیہ بٹالہ کی دوسری قسط

کسی گذشتہ اشاعت میں جماعت احمدیہ بٹالہ کے چندہ خلافت جوبلی فنڈ کے وعدوں کی پہلی قسط شائع کی جا چکی ہے۔ اب دوسری قسط درج ذیل ہے۔

(۱) منشی عبداللہ خان صاحب وثیقہ نویس بٹالہ عــہ نقد داخل کرا دیئے۔
(۲) منشی عطا محمد صاحب سابق پٹواری عــہ

پریذیڈنٹ صاحب سے درخواست ہے کہ وہ سب احباب سے وعدہ کی رقوم وصول کرنے کی کوشش کریں۔ اور نتیجہ سے مجھے اطلاع دیتے رہیں۔

جماعت احمدیہ امرتسر کی تیسری قسط

میں پیشتر ازیں جماعت احمدیہ امرتسر کی خلافت جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں شاندار قربانی کی دو قسطیں شائع کر چکا ہوں۔ اب تیسری قسط درج ذیل ہے۔

(۱) چوہدری عبداللطیف صاحب طالب علم مڈل سکول چھ روپے
(۲) محمد صادق صاحب فاروقی ہیڈ کنسٹیبل عــہ

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اپنے وعدوں کی رقوم جلد ادا فرمائیں۔

خاکسار:- سید محمد اسحٰق

خریداران الفضل سے گذارش

گذشتہ ماہ وی پی کی فہرست میں جن اصحاب کے نام شائع کئے گئے تھے۔ ان میں سے بہت سے اصحاب کو صرف اطلاع دینا مقصود تھا۔ چنانچہ جو دوست بذریعہ محاسب یا بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام وی پی ارسال نہیں کیا گیا۔ اور ان کی خدمت میں صرف خط لکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ ایسے تمام اصحاب کو چاہیئے۔ کہ اپنے چندہ کی رقم فوراً ارسال فرما دیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ مئی میں مجبوراً ان کے نام وی پی ارسال کرنا پڑے۔ دوسرے تمام احباب جن کو وی پی پہنچیں۔ وہ براہ مہربانی ضرور انہیں وصول فرمالیں۔

(خاکسار:- مینیجر)

اہم ملکی حالات اور واقعات

پنڈت جواہرلال نہرو کی ایک اہم تقریر

۱۴ اپریل کو الہ آباد میں ایک پبلک تقریر کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں جو ترامیم پارلیمنٹ کے زیر غور ہیں۔ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ حکومت ہند کی ایگزیکٹو کونسل کو ایسے ہنگامی اختیارات دیدیئے جائیں۔ کہ جنگ کی صورت میں وہ صوبجاتی حکومتوں کو حکومت برطانیہ کی مدد پر مجبور کر سکے۔ اور کانگرس ان غیر جمہوری ترامیم کی پُرزور مخالفت کرے گی۔ بلکہ انکے خلاف زبردست ایجی ٹیشن کریگی ہم اگر فاسسٹ ممالک سے برطانیہ کے خلاف مالی امداد حاصل کرنا چاہیں۔ تو آسانی سے کر سکتے ہیں لیکن ایسا کرنا ہمارے اصول کے خلاف ہے۔ جرمنی اور اٹلی کی طاقت جمہوریت اور آزادی کیلئے جدوجہد کرنے والے ممالک کے لئے سخت خطرہ ہے۔ برطانیہ کی موجودہ حکومت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ وہ بہت ہی کمزور ہے۔ روس کا رقبہ ہندوستان سے تین گنا ہے۔ اگر برطانیہ جرمنی کے خلاف اس سے مدد لے۔ تو یہ بہت مفید ہو سکتی ہے۔ اب برطانیہ کے لوگوں میں پہلی سی جرأت و بہادری نہیں رہی۔ اور نہ ہی پہلے سے سیاستدان اس میں موجود ہیں۔ اگر جرمنی کے ساتھ برطانیہ کی جنگ چھڑی۔ تو برطانیہ کو لازماً روس کی مدد لینی پڑے گی۔ کیونکہ وہی ایک طاقت ہے۔ جو جرمنی کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ برطانیہ کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے اب تک سوائے اس کے کچھ نہیں کیا۔ کہ جرمنی کی جارحانہ کاروائیوں پر بعض تقریریں کر دیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ان تقریروں سے جرمنی کو روکا نہیں جا سکتا۔

حیدرآباد میں آرین ستیہ گرہ کے متعلق سرکشن پرشاد کا بیان

حیدرآباد میں آرین ستیہ گرہ کے متعلق مہاراجہ سرکشن پرشاد صاحب سابق وزیر اعظم نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ حیدرآباد کی سیاسی بے چینی بیرونی لوگوں کی پیدا کردہ ہے۔ اس ریاست کا دامن ہمیشہ اس قسم کی ہنگامہ آرائیوں سے پاک رہا ہے۔ اور حضور نظام کی مملکت میں بسنے والے ہندو مسلمان پارسی۔ عیسائی سب ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھتے ہیں۔ اور ان کے قلوب میں کبھی فرقہ وارانہ پرخاش پیدا نہیں ہوئی۔ یہ ملک صدیوں سے مسلمانوں کے زیر نگین چلا آرہا ہے۔ لیکن کبھی بھی آئین حکومت کی بنیاد مذہب پر نہیں رکھی گئی۔ میں حیران ہوں۔ کہ یہاں کے لوگوں کو کیا تکلیف ہے۔ کیا کسی کی جاگیر ضبط کی جا رہی ہے۔ جائیدادیں دبائی جا رہی ہیں تعلیمی حالت میں کوئی امتیاز روا رکھے جا رہے ہیں۔ عبادت گاہوں پر کوئی پابندیاں ہیں۔ کیا ان کی عزت و آبرو پر کوئی حملہ ہو رہا ہے۔ ہندوؤں کو وہ کونسی شکایت ہے۔ جس کو حکومت سننے کے لئے تیار نہیں۔ حیدرآباد کے ہندو نہایت آرام و آسائش کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جیسی صبا رفتار موٹریں اور آسائش کی زندگی ہمیں یہاں میسر ہے۔ وہ کسی دوسری جگہ کے ہندوؤں کو میسر نہیں ہو گی۔ میں خود ہندو ہوں مگر اسلامی حکومت نے مجھے بڑے بڑے اعزاز بخشے ہیں۔ جہاں اعم خسروانہ میرے خاندان پر ہیں۔ ان پر مسلمان بھی رشک کرتے ہیں۔ اسی طرح اور بھی ہندو یہاں امیرانہ اور آرام و راحت کی زندگی بسر کر رہے ہیں جن لوگوں کو کوئی شکایت ہے۔ وہ میرے پاس آئیں۔ اگر ان کی شکایات میں معقولیت ہوئی۔ تو میں براہ راست بادشاہ سے عرض کروں گا۔ اور ان کے مطالبات پورے کرانے میں اپنی پوری قوت صرف کر دونگا۔

پنجاب اسمبلی کی کاروائی

۱۴ اپریل کو پنجاب اسمبلی میں سارجنٹ ایٹ آرمز بل کی دوسری خواندگی منظور ہو گئی بحث سے قبل التوا کی پانچ تحریکیں پیش ہوئیں۔ جو سب کی سب سپیکر نے مسترد کر دیں۔ اور اس بات پر اظہار افسوس کیا۔ کہ معمولی معمولی باتوں پر التوا کی تحریکات پیش کر دی جاتی ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ برطانوی پارلیمنٹ میں سال کے دوران میں بمشکل چار یا پانچ تحریکات پیش ہوتی ہیں۔ لیکن یہاں ایک دن میں اتنی ہو جاتی ہیں۔ اس بل پر بحث کے دوران میں ایک کانگرسی ممبر منشی ہری لال نے کہا۔ کہ میں کسی اور ممبر کے متعلق تو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اپنی یہ حالت ہے۔ کہ اس ہاؤس میں پولیس والوں کی شکل دیکھ کر ہی میں لرزہ براندام ہو جاؤں گا کیونکہ مجھے ان کا تجربہ ہے۔ تیسری خواندگی پر بحث شروع ہوئی۔ تو پھر کانگرسی ممبروں نے پرجوش تقریریں شروع کیں۔ سردار سوہن سنگھ صاحب جوش نے کہا۔ کہ یہ بل خاص طور پر میرے لئے وضع کیا گیا ہے۔

راجکوٹ کی اصلاحاتی کمیٹی کا قضیہ

راجکوٹ کی اصلاحاتی کمیٹی میں مسلمانوں کی نمائندگی کے متعلق چھ روز سے گاندھی جی اور مسلمانوں میں گفت و شنید ہو رہی تھی۔ جو ۱۵ اپریل کو ناکامی کے ساتھ ختم ہو گئی ہے۔ اور گاندھی جی نے ٹھاکر صاحب کو سات نمائندوں کی ایک فہرست سردار پٹیل کی طرف سے بھیجدی ہے۔ جس میں مسلمانوں کا کوئی نمائندہ نہیں۔ گاندھی جی نے ایک بیان بھی شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ میں نے دو مسلمان نمائندوں کو کمیٹی میں شریک کرنے کی انتہائی کوشش کی۔ لیکن وہ ایک مشترکہ جماعت کے طور پر کام کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اس لئے ان کو شامل نہیں کیا جا سکا۔ اور اگر میں اس شرط پر زور نہ دیتا۔ تو اصلاحات کمیٹی میں پرجا پریشد کی اکثریت کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا تھا تاہم مسلمانوں کے مفاد کی نگرانی کا کمیٹی ضرور خیال رکھے گی۔ مجھے دنیا بھر میں کسی ایسی کمیٹی کا علم نہیں ہے۔ جس میں ہر طبقہ کی نمائندگی کا مکمل انتظام کیا جائے۔ اور اس قسم کی فرقہ وارانہ نمائندگی اصول جمہوریت کے منافی ہے۔ گاندھی جی نے ٹھاکر صاحب کو لکھا تھا۔ کہ غیر سرکاری ممبروں کی تعداد میں توسیع کر دی جائے۔ لیکن ٹھاکر صاحب نے اس کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ سر موریس گوائر کے فیصلہ کے مطابق غیر سرکاری ممبروں کی تعداد نہیں بڑھائی جا سکتی۔ اب ٹھاکر صاحب تین سرکاری نمائندے نامزد کریں گے۔ اور چند دنوں تک اصلاحاتی کمیٹی کے تقرر کا اعلان کر دیں گے۔ گاندھی جی چاہتے تھے۔ کہ مسلمانوں اور بھائیات کے نمائندے غیر سرکاری ممبروں کی جماعت میں مدغم ہو کر کام کریں۔ کیونکہ انہیں خطرہ تھا۔ کہ اگر وہ سرکاری نمائندوں سے مل گئے۔ تو ان کی اکثریت ہو جائے گی۔ مگر وہ چونکہ اسطرح آمادہ نہیں ہوئے۔ اس لئے انہیں نظر انداز کر کے خالص اپنے ہم خیالوں کی فہرست پیش کر دی گئی ہے۔

موٹر سپرٹ کی فروخت پر ٹیکس کا بل

پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ پنجاب میں موٹر سپرٹ کی فروخت پر ٹیکس لگائے جانے کا قانون ۱۹ اپریل ۱۹۳۹ء سے نافذ ہو جائیگا۔ اس کے رو سے سپرٹ کی ہر فروخت شدہ